2025-26

خامۂ عثمان

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

کیمپس 6

usman.edu.pk usmanpublicschoolsystem @UsmanSchool

القران

اِنۡفِرُوۡا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ وَاَنۡفُسِكُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ

(سورۃ التوبہ 41)

نکلو تم ہلکے ہو یا بوجھل اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں لڑو، یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو۔

O believers! March forth whether it is easy or difficult for you, and strive with your wealth and your lives in the cause of Allah. That is best for you, if only you knew.

فرمانِ رسول ﷺ

عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى الله عليه وسلم "مَا عَدَدُ الۡمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَكۡثَرَ مِنۡ عَدَدِ الصَّائِمِينَ النَّهَارَ الۡقَائِمِينَ اللَّيۡلَ، وَإِنَّ الدَّاعِيَ يُجَاهِدُ حَتَّى يَرۡجِعَ، وَإِنَّهُ لَكُمۡ مِنۡ أَنۡ تَدۡخُلُوا مَسۡجِدَكُمۡ فَتُصَلُّوا فِيهِ لَا تَفۡتُرُوا، وَلَا تَصُومُوا فَلَا تُفۡطِرُوا، فَمَا عَدَدُ الۡمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَكۡثَرَ مِنۡ عَدَدِ الصَّائِمِينَ النَّهَارَ الۡقَائِمِينَ اللَّيۡلَ." (بخاری کتاب الجهاد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی تعداد روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والوں سے زیادہ نہیں ہے، اور داعی (دینی دعوت دینے والا) اس وقت تک جہاد میں رہتا ہے جب تک لوٹ نہ آئے، اور کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ اپنی مسجد میں جاؤ اور مسلسل نماز پڑھتے رہو اور روزہ رکھو اور کبھی افطار نہ کرو؟" صحابہ نے کہا: "یہ تو کوئی نہیں کر سکتا"۔

Narrated by Abu Huraira: The Prophet (p.b.u.h) said, "What can equal the Mujahidin (fighters in the cause of Allah) in the cause of Allah except for a few," then he added, "Can you, while the Muslim fighter is in the batt-lefield, enter your mosque to perform prayers without cease and fast and never break your fast?" The man said, "But who can do that?"

اداریہ

الحمدللہ! ہمیں بے حد مسرت وافتخار حاصل ہے کہ ہم اپنے اسکول کا مجلہ "خامئہ عثمان" کا یہ نیا شمارہ قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ یہ میگزین محض چند صفحات کا مجموعہ نہیں بلکہ ہمارے طلبہ وطالبات کے خوابوں، خیالات، صلاحیتوں اور محنتوں کی خوبصورت جھلک ہے۔
اس شمارے میں شامل تحریریں ہمارے بچوں کی فکری پختگی، تخلیقی شعور اور سیکھنے کے جذبے کی آئینہ دار ہیں۔ کہانیاں ہوں یا نظمیں، مضامین ، رسمی وغیر رسمہ خطوط یا خاکے—ہر تحریر اس بات کی گواہ ہے کہ ہمارے طلبہ نہ صرف علم حاصل کر رہے ہیں بلکہ اسے احساس، مشاہدے اور اظہار کی صورت میں ڈھالنا بھی جانتے ہیں۔
ہمیں فخر ہے کہ ہمارے طلبہ نے تعلیمی میدان کے ساتھ ساتھ ہم نصابی سرگرمیوں میں بھی نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ تقریری مقابلے ہوں، مشاعرے، سائنسی نمائشیں، کھیلوں کے مقابلے یا اپنے فلسطینی بھائیوں سے یک جہتی کا اظہار—ہماری طالبات نے ہر شعبے میں اپنی محنت، نظم وضبط اور صلاحیتوں کا ثبوت رقم کروایا۔ یہ کامیابیاں دراصل ان کی مسلسل کاوش، اساتذہ کی مخلصانہ رہنمائی اور والدین کے اعتماد کا ثمر ہیں۔
یہ میگزین ان تمام کوششوں کا تحریری ثبوت ہے۔

والسلام
پرنسپل عثمان پبلک اسکول
کیمپس 6

قائد اعظم کے نام ایک خط

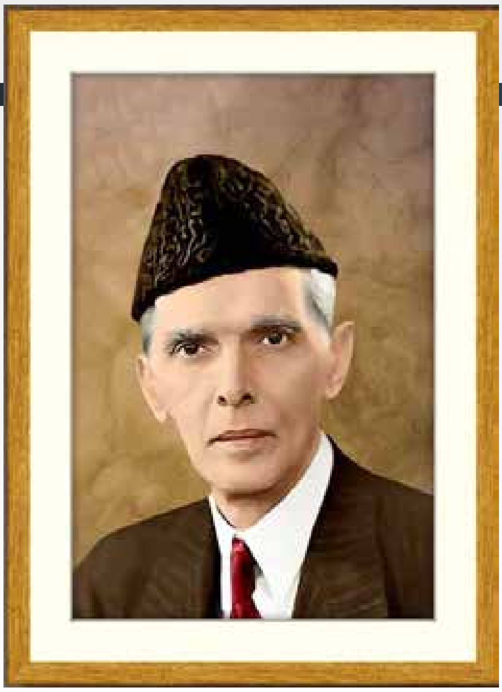

کمرہ جماعت
17اکتوبر 2025

محترم قائد!
السلامُ علیکم،
میں ایک پاکستانی ہوں۔ آج آپ کو یہ خط بہت دکھے دل کے ساتھ لکھ رہی ہوں۔ آپ کو افسوس کے ساتھ بتانا پڑ رہا ہے کہ جس پاکستان کے لیے آپ نے اتنی محنت کی وہ آج پستی کی طرف جا رہا ہے۔ جس پاکستان کا خواب آپ نے دیکھا تھا وہ پاکستان ابھی تک نہیں بن پایا۔
آہ! قائد کراچی جو پاکستان کی شان ہے کبھی روشنیوں کا شہر کہلاتا تھا۔ مگر آج جہاں دیکھو کچرا، گٹر کا پانی اور کھڈے نظر آتے ہیں۔ ترقیاتی کام ایسے شروع کیے جاتے ہیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتے۔ بارش جو اللہ کی رحمت ہے، نکاسی آب کا نظم ٹھیک نہ ہونے کے باعث وہی بارش زحمت بن جاتی ہے۔ سڑکیں دیکھو تو کھڈے اور صرف کھڈے۔ بعض اوقات تو ایسا لگتا ہے کہ سڑکوں پر کھڈے نہیں بلکہ کھڈوں پر سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ نااہل حکمرانوں کی کرپشن نے پورے ملک کے نظام کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ ڈیم نہ ہونے کے سبب بارش کا پانی سیلاب کی صورت اختیار کر لیتا ہے جس کی وجہ سے کھڑی فصلیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ لاقانونیت کی وجہ سے ہر جرم اور مجرم آزادنہ وارداتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ پاکستان کی عوام بہت پریشان ہیں۔ مگر، مگر میرا اور مری ساتھی طالبات کا آپ سے عہد ہے کہ ہم خوب محنت کریں گے، دن رات پڑھائی کریں گے اور جدید طریقہ تعلیم سے خود کو لیس کر کے پاکستان کو دنیا میں ایک اعلیٰ مقام دلوائیں گے۔ اللہ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پاکستان کا مستقبل روشن ہو۔ آمین۔

محبِ وطن
عنایہ عدنان، نہم

SPORTS DAY

یومِ کھیل نے مجھے نظم وضبط اور ٹیم ورک سکھایا۔ کیسے؟

اسپورٹس ڈے نے مجھے وقت کی پابندی اور نظم وضبط سکھایا۔ کھیل میں اکیلے نہیں جیتا جا سکتا۔ ٹیم ساتھ ہو تو کامیابی ملتی ہے۔ میں نے سیکھا کہ اُصول و ضوابط کو ماننا ضروری شرط ہے۔ ہار میں بھی ایک سبق ہے، جیت بھی آگے بڑھنے کا حوصلہ سکھاتی ہے۔ ساتھیوں کے تعاون سے کام آسان ہو جاتا ہے۔ کھیل نے ہمیں متحد رہنے کا عملی درس دیا۔ اسپورٹس ڈے کی سرگرمیوں کو بلا تعطّل جاری رکھتے ہوئے وقت کی قدر کا احساس ہوا۔ کامیابی یا شکست کی صورت میں خود پر، جذبات پر قابو رکھنا، جیتنے والے کی حوصلہ افزائی اور ہارنے والے کی دل جوئی کرنا۔ بہت لطف آیا۔

آمینہ فاطمہ ہشتم ب

عشرہ اقبال: ہماری یادگار سرگرمی

اس سال عشرہ اقبال ہماری کلاس کا ایک بہت خوب صورت تجربہ تھا۔ ہم نے یومِ اقبال کے حوالے سے تقاریر، پوسٹر اور کلامِ اقبال کی تیاری کی۔ شاہین اور خودی کے پیغام کو سمجھانے کے لیے ہم سب نے رنگارنگ پوسٹر تیار کیے جو کئی دنوں تک اسکول کی دیواروں پر آویزہ رہے۔ اپنا پوسٹر دیکھ کر خوب تعریف سمیٹی۔ پوسٹر اور چارٹ بنانے سے ہماری تخلیقی صلاحیتوں میں بہتری آئی۔ اقبال کی شاعری اور کوئز سے جہاں ہمیں معلومات حاصل ہوئی وہیں کئی نئے الفاظ بھی سیکھنے کے لیے ملے۔

ہمیں اپنی تاریخ اور تاریخی ورثے پر فخر ہے۔ علامہ اقبال کی شاعری کے ذریعے ہمیں ملک اور اسلامی کی تاریخ کے بارے میں جاننے کا موقع ملا۔ یہ عشرہ ہمیشہ میری یاد میں رہے گا۔

انابیہ شیل جماعت ہشتم ب

ہفتہ طالبات کی کچھ جھلکیاں

مزاحیہ مشاعرہ

طالبات نے مزاحیہ مشاعرہ پیش کیا جس کا عنوان "کراچی کی سڑکیں" رکھا گیا

کراچی کی سڑکیں
جو گزرے کل ہم پاپوش سے
لینے گئے تھے ایک ساڑی پاپوش سے
یوں بل کھاتی، سرکتی، کھسکتی ہوئی
ملیں ہم کو سڑکیں لٹکتی ہوئی
نہ ساڑی کا کپڑا، نہ کرتے کی بیل
بچا کچھ نہ پاس، سب ہوا نیر و نیر
لیے تھے ہم ایک سبز چوڑی کا سیٹ
نہ چوڑی بچی اور نہ کوئی کڑا
عجیب و غریب ہو گیا حلیہ یہاں
یہ سڑکیں ہیں یوں ٹوٹی پھوٹی ہوئی
ہو جیسے کوئی اُدھڑی ہوئی اُوڑھنی

ایمن نوید ہشتم ب

طارق روڈ کی سڑک غضب کی بنی ہے
کہ گڑھوں میں دنیا عجب سی گھنی ہے
یہ سڑک نہیں ہے، موجِ دریا کا رستہ،
جہاں پانی بہتا ملا، وہیں اپنی گاڑی پھنسی ہے
کبھی ٹائر سنبھالا، کبھی دل سنبھالا
ہر ایک موڑ پر ایک کہانی بنی ہے
اگر بائیک والا سلامت ہے پہنچا!
تو سمجھو کرامت دکھائی گئی ہے
یہ سڑک بولتی ہے، "میں زندہ ہوں اب تک"
یہ خود اپنی حالت پہ حیراں کھڑی ہے
نہ ٹھیکا مکمل، نہ وعدہ وفا ہے
یہ تعمیر بھی اک دعا سی بنی ہے

سروش ہاشمی ہشتم الف

شاہراہِ فیصل پر سفر ہو رہا ہے
کہ جان کا صدقہ مگر ہو رہا ہے
یہ ہارن کی آواز، یہ گاڑی کا شور
یہ لگتا ہے جیسے غدر ہو رہا ہے
کبھی رکشہ دائیں، کبھی بائیں چلے
پتا ہی نہیں کون کدھر ہو رہا ہے
سگنل پر رکتے نہیں صاحبِ ذوق
یہ فنِ ڈرائیونگ میں ہنر ہو رہا ہے
کسی بائیک والے نے پیچھے سے آکر
کہا: بھائی، دھیان کدھر ہو رہا ہے
اگر کوئی منزل پہ پہنچا سلامت
تو سمجھو کرشمہ ادھر ہو رہا ہے

سیدہ عائشہ ذیشان

شعری ذوق

یادوں کا سفر

اگر ہم تم سے بچھڑ بھی جائیں تو
تم ہیں ہمیشہ یادرکھنا
ہمیں نہیں تو ہمارے ساتھ گزرے ہر لمحے
کو یادرکھنا
اگر یہ دوستی بکھر بھی جائے تو
ہم بھی کبھی تمھارے دوست تھے یہ یادرکھنا
اگر یہ دل جدا بھی ہو جائے تو
اس دل کی وفا کو ہمیشہ یادرکھنا
اب اس لمحے جب ہم جو داھورے ہیں
سواس جدائی کے لمحے کو ایک واقعہ سمجھ کر
یادرکھنا

حفصہ عمیر جماعت ہشتم بی

دوستی

دوستی وہ نہیں جو جان دیتی ہے
دوستی وہ نہیں جو مقام دیتی ہے
اصل دوستی وہی ہے جو پہچان دیتی ہے
جو پانی میں گرا آنسو بھی پہچان لیتی ہے
دوستی میں دوریاں تو آتی رہتی ہیں
پھر بھی دوستی دلوں کو ملاتی ہے
مانگی تھی یہ دعا رب سے
دوست دینا جو جدا ہو سب سے
کب بھلائے جاتے ہیں دوست جدا ہو کر
ساتھ رہتے ہیں وہ ہمیشہ اچھی یاد بن کر

فاطمہ شاہ خان، جماعت دہم

فلسطین

کہ جل رہا ہے غزہ کیسی بے بسی ہے وہاں
سکوں کہاں سے ملے جل رہا ہے دل کا جہاں
غزہ کے لوگ تڑپتے ہوئے پھر نکلے کہیں
برس رہی ہے ان پہ آگ کوئی پاس نہیں
نہیں ہے ان کا ٹھکانا بھرے جہاں میں یہاں
میں ہاتھ اُٹھا کہ دہائی کے سوا کیا کرلوں
غزہ بھی رو رہا ہے سب کے بے بسی پہ عیاں
میں کیوں نہ روؤں کیوں نہ آہ وبکا کر کے پھروں
کہ جل رہا ہے غزہ کیسی بے بسی ہے وہاں

(حفصہ خان جماعت ہفتم)

آیئے دماغ لگائیں

☆کیا آپ جانتے ہیں پاکستان کا پہلا دارالخلافہ کون سا شہر تھا؟
☆قرآن مجید میں کتنی آیات ہیں؟
☆آپ ﷺ نے اللہ سے ملاقات کہاں کی تھی؟
☆آپ ﷺ پانی کتنی سانس میں پیتے تھے؟

کراچی ۔6236۔ ساتویں آسمان پر۔ تین سانس میں

اہلِ غزّہ کے بچوں کے نام ایک خط
اہلِ غزّہ ہم تمہیں بھولے نہیں ہیں

ننھے منے ساتھیوں، بہادروں!

السلامُ علیکم،

اُمید ہے آپ سب ایمان کی بہترین طاقت اور حوصلے کے ساتھ جہاد کے محاذ پر لڑ رہے ہوں گے۔ یہ محاذ دشمن اسرائیل نے آپ کی قوتِ ایمانی کو آزمانے کے لیے کھولا ہے۔ یہ آگ اس نے اس لیے بھڑکائی ہے تاکہ ہم مسلمان اس میں جل کر تقسیم ہو جائیں، مگر ایسا نہیں ہو گا۔ یہودی و عیسائی تو ہمارے ازلی دشمن ہیں۔ میری بہنوں اور بھائیوں! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ پر دن رات بم برسائے جا رہے ہیں، عمارتیں کھنڈر بن چکی ہیں، آپ سب لہولہان ہیں غزہ جل رہا ہے مگر آپ کے حوصلے بلند ہیں۔

آج پھر آگ ہے، ابراہیم ہے، نمرود ہے
پھر کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

میں سوچتی ہوں کہ القدس کے رہنے والے بزدل کیسے ہو سکتے ہیں؟۔۔۔ اہلِ غزہ آج میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ آپ تنہا نہیں ہیں۔ ہم سب آپ کے لیے فنڈز جمع کر رہے ہیں، احتجاج ریکارڈ کروا رہے ہیں، ہر جگہ فلسطین کے جھنڈے بلند کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود کر دے۔ آمین

دعا گو
ہادیہ علی، جماعت نہم

کیا خوب مزہ آیا (سفرنامہ)

مینال فاطمہ سعید (جماعت: نہم اے)

ان آنکھوں کا یقیں دنیا کی صورت اور ہے
زندگی کے ذرے ذرے کی حقیقت اور ہے

سفر کرنے سے نئی جگہوں اور روایات کے بارے میں جاننے کا موقع ملتا ہے۔ تاریخی اور قدرتی مناظر اور مقامات میں وقت گزارنے سے سکون حاصل ہوتا ہے۔ سفر کرنے سے لوگوں کے رویوں اور ثقافتوں کے احترام اور مشکلات کا حل تلاش کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ سفر کے دوران پیدل چلنے اور سرگرمیوں میں حصہ لینے سے جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے۔ سفر جہاز، ہوائی جہاز، ریل گاڑی، موٹر سائیکل اور گاڑی سے کیا جاسکتا ہے۔ میں لاہور ریل گاڑی سے گئی تھی۔ جس میں میری خالہ اور ان کا خاندان ہمارے ساتھ تھا۔ ہم نے ایک پوری کیبن بک کروائی تھی۔ اُس میں 6 بیڈ (BunkBed) اور ایک چھوٹی سی ٹیبل کھڑکی کے ساتھ لگی تھی۔ میں دوسری دفعہ لاہور جارہی تھی۔ کیونکہ میرے ماموں وہاں رہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بہت سی تاریخی جگہیں ہیں، جن میں سے ہر ایک اپنی پرانی داستانیں سناتی ہے۔ لیکن جس جگہ نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ دہلی گیٹ تھا جسے walled City بھی کہا جاتا ہے۔ جب ہم اس میں داخل ہوتے ہیں تو نہ صرف دروازہ بلکہ پرانی تنگ گلیاں، عمارتیں اور فنِ تعمیر مغلوں کی شان دار تاریخ پیش کرتے ہیں۔

پُر کیف بہت ہوگی تیرے شہر کی بارش — لاہور کے موسم سا تو موسم نہیں ہوگا
شہر لاہور تیری رونقیں دائم آباد — تیری گلیوں کی ہوا کھینچ کے لائی مجھ کو

چوڑیاں، کپڑوں وغیرہ کے اسٹالز، صاف ستھری تنگ گلیاں؛ چھوٹے گھر جن پر نیلے یا لکڑی کے دروازے تھے اور پیچھے ہندی لکھی تھی، ہمارے ملک کی رنگین وراثت پیش کررہی تھی۔ گلیاں اور گھر نوّے سال پرانے تھے اور یہ بتاتے تھے کہ کبھی یہاں ہندو رہتے تھے۔ وہاں وزیر خان مسجد بھی تھی۔ مزید یہ کہ وزیر خان مسجد میں خوبصورت جیومیٹرک ڈیزائن بھی تھا، جو دکھارہا تھا کہ ہمارے آباؤ اجداد کیسے تھے۔ سب سے بہترین شاہی حمام تھا، "رائل باتھ"۔ جو مغل حکمرانوں نے بنایا تھا

تکتے ہوئے ہر شے کو بڑے غور سے دیکھا — ہم نے پہلی بار جب کبھی لاہور کو دیکھا

شاہی حمام کا منفرد فنِ تعمیر تھا؛ اس میں 21 باہم جڑے ہوئے کمرے تھے جیسے مساج روم، بھاپ کا غسل وغیرہ۔ پانی کو صاف کرنا، گرم کرکے دوسرے کمروں میں بھیجنے کا نظام اس بات کا ثبوت تھا کہ ہمارے آباؤ اجداد کتنے علم والے، منظم اور ترتیب یافتہ تھے۔ مٹی کے برتن، کپ اور کھلونے ایک شیشے کی الماری میں رکھے تھے۔ وہاں whisper gallery کا نظام تھا جس کے ذریعے آوازیں مخالف سمت میں کھڑے شخص تک پہنچ سکتی تھیں۔ اس نظام کی وجہ سے مخالف سمت میں کھڑے ہوئے شخص کو سرگوشی کی آواز آتی جو دوسری سمت میں کھڑے شخص نے کی ہوتی ہے جیسے دو لوگ موبائل فون پر بات کررہے ہوں۔ چیری blossam کا درخت جو تقریباً سو سال پرانا تھا وہاں کھڑا تھا اور مغلوں کی شان دار تاریخ پیش کررہا تھا۔ اوپر سے نیچے تک ہر چیز چھتیں، کمرے، صفائی کا نظام اور فنِ تعمیر بہت منظم اور ترتیب سے بنایا گیا تھا۔ یہ صرف تفریح اور مزے کی جگہ ہی نہیں بلکہ یہ دوبارہ یاد دلانے کی جگہ بھی ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد کیسے تھے۔

نقشہ اٹھا کہ کوئی نیا شہر ڈھونڈیے — اس شہر میں تو سب سے ملاقات ہوگئی

رودادِ یو ایل سی

رفعتِ عائشہ جماعت نہم ج

السلام و علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں، رفعت عائشہ، عثمان پبلک اسکول سسٹم (کیمپس-6) میں جماعت نہم میں زیر تعلیم ہوں۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہو گا کہ ہمارا اسکول سالانہ عثمانین لیڈرشپ کیمپ (یو-ایل-سی) کا انعقاد کرتا ہے، جس میں نویں اور گیارویں جماعت کی طالبات کو اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو نکھارنے کا موقع ملتا ہے۔ 20 اور 21 دسمبر 2025 کو عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تمام کیمپسز کے ساتھ ساتھ ہمارے کیمپس سے بھی تقریباً 40 طالبات نے عثمان پبلک کیمپس-9 فیڈرل بی ایریا میں اس پروگرام میں شرکت کی۔ 20 دسمبر 2025 کی صبح 8 بجے ہم تمام طالبات اپنے کیمپس میں پہنچے۔ جہاں سے ہمیں بذریعہ کوسٹر کیمپس 9 میں لے جایا گیا۔ وہاں جاکر ہم سب نے اپنی اپنی حاضری لگوائی۔ پھر تمام طالبات کو فولڈرز دیے گئے جس میں ایک پین، ایک ڈائری، حلف نامہ اور پروگرام کا شیڈول دیا گیا۔ ہمارے عسرہ (گروپ) کا نام عسرہ آسیہ تھا۔ پھر تمام طالبات نے اپنا سامان اپنے کمروں میں رکھا۔ ہم پنڈال میں گئے جہاں سب سے پہلے سورۃ البقرہ کی آیات (286-284) کی خوبصورت انداز میں تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اسکے بعد ہمارے اسکول کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر سید معین الدین نیّر صاحب نے تقریر کی جسکے فوراً بعد ہمارے مہمان خصوصی جناب منعم ظفر خان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔۔ میڈم رقیّہ مستقیم کے ایک خوش آمدید نوٹ کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ ہمارا پہلا سیشن "شیلڈ یور سیلف" کے نام سے تھا جس میں کنڈکٹر مس عائشہ انس نے اس عنوان کے حوالے سے ہمیں وہ تمام باتیں بتائیں جو کہ ایک مسلم لڑکی ہونے کے ناطہ ہمیں اپنی زندگی میں لاگو کرنی چاہیئے نہ صرف دوران طالبعلمی بلکہ اپنی آنے والی زندگی میں بھی ان پر عمل پیرا ہو کر ہم دین اور دنیا میں کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ تمام پانچ عسرہ میں سے کسی ایک لیڈر کے انتخاب کے لئے مس لبینہ، مس بدر، اور مس آمنہ نے ان خوش نصیب طلباء کے ناموں کا اعلان کیا۔ کیمپس-5 کی طالبات نے علامہ اقبال کا ترانہ "ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے" پیش کیا جس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا اور تمام شرکاء کو چائے کے ساتھ سینڈوچز سرو کئے گئے۔ پروگرام کا آغاز پر کیمپس-46 کی طالبات نے اپنا ترانہ پڑھا۔ اس کے بعد ہمارا ایک سیشن مس حنا نورین کے ساتھ ہوا جس میں انھوں نے ہم طالبات کو وہ اہم نکات بتائے جن کو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں لاتے ہوئے اپنی شخصیت میں تبدیلی لاکر ان مثبت پہلوؤں کو اجاگر کرسکتے ہیں جن کی بنیاد پر ہم ابھی اور مستقبل میں اپنی زندگی کے مقاصد کو آسانی سے حاصل کرسکتے ہیں۔ نماز ظہر کے بعد ہم سب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد ہم دوبارہ سے پنڈال میں بیٹھے۔ اب وقت ہوا تھا ایک رول پلے "یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے" کا جس کو کیمپس-24 کی طالبات نے تیار کیا تھا۔ بنیادی طور پر یہ تاریخی شخصیات حسن البنا، صلاح الدین ایوبی اور محمد بن قاسم کے کرداروں کا ڈرامہ تھا جو ایک اچھی کاوش تھی۔ اس کے بعد کیمپس 14 کی طالبات نے نشید پیش کی اور حاضرین سے داد وصول کی۔ ہمارا اگلا سیشن مس روبینہ فرید کے ساتھ ہوا جس میں انھوں نے ہمیں اپنے آپ کو اور اپنے اندر چھپی ہوئی صلاحیات کو پہچاننے کی اہمیت وضاحت کے ساتھ بیان کی۔ اب وقت ہوا نماز عصر کا جسکے بعد پھر سے گرم گرم چائے اور باقرخانی سے ہماری تواضع کی گئی۔ بعد نماز تمام شرکاء ایک دفعہ پھر پنڈال میں بیٹھ گئے۔ اب سب سے پہلا رول پلے ہمارے کیمپس کا تھا جو کہ حیدرآباد (دکّن) سے تعلق رکھنے والی مشہور تاریخی شخصیت جنکا قول تھا کہ شیر کی ایک دن کی زندگی، گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔ ٹیپو سلطان (جس میں میں خود بھی ایک کردار تھی)۔ ہماری کلاس کی طالبات کی پرجوش اور زبردست کارکردگی پر تمام حاضرین نے بہت داد دی اور ان کرداروں کو تمام حاضرین میں بہت پزیرائی ملی۔ اسکے بعد تاریخ کی دو اور تاریخی شخصیات: مولانا مودودی، اور محمود غزنوی پر بھی کیمپس-14 اور 15 کی طالبات نے خوبصورت رول پلے کیے۔ ان

ٹیبلوز کے بعد "سٹوری ٹائم" سیشن میں میڈم صبوح طلعت نے ہم تمام کیمپسز کی طالبات کو اسٹیج پر بلایا اور پھر ہمیں "مار گریٹ مارکس" (مریم جمیلہ) کی خوبصورت سچّی کہانی سنائی۔ سب شرکاء نے رات کا کھانا کھایا اور نماز عشاء ادا کی۔ اب یو-ایل-سی کے سب سے یادگار سیشن "کیمپ فائر" کا وقت ہوا جس میں طالبات نے بہت سی نشیدیں پڑھیں ساتھ میں گرم گرم مونگ پھلی کے مزے لیے۔ جسکے بعد سب اپنے اپنے کمروں میں گئے اور نیند کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ میڈم تہمینہ اقور مس سعدیہ نے صبح 5 بجے طالبات کو تہجد کی ادائیگی کے لئے بیدار کیا اور تسبیحات کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ پھر اذکار پڑھے، اور قرآن مجید کی سورۃ الفرقان کی آیات (63-67) کی تفسیر پڑھی اور سمجھی۔ ہم سب نے تھوڑی سی ورزش کی اور اسکے بعد حلوہ پوری کا گرم گرم ناشتہ کیا۔ پھر ہمیں تیر اندازی اور جسمانی تربیت بھی کروائی گئی۔ پروگرام کے آغاز کے لئے سورۃ الصف کی آیات (1-9) کی تلاوت کی گئی۔ پھر کیمپس-49 کی طالبہ نے نعت پڑھی اور اسکے بعد قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان دلچسپ مقابلہ ہوا۔ پھر کیمپس 1 اور کیمپس 3 کی طالبات نے ہمارے فلسطینی بہن بھائیوں کے ساتھ ڈٹ کر کھڑے رہنے کی تلقین کی۔ آخر میں مس لُبینہ نے تمام عسروں کے درمیان کارکردگی کو سراہا اور پھر، میڈم فرحانہ نے اختتامی تقریر کی اور پھر مس صبوح طلعت نے ہم سب سے حلف لیا، اجتماعی دعا مانگی گئی اور قومی ترانہ پڑھا۔ پھر ہم سب واپس اپنے کیمپس آنے کے لئے روانہ ہوئے اور وہاں سے اپنے گھروں کو پہنچے۔ عثمانین لیڈرشپ کیمپ کا یہ موقع میرے ساتھ ساتھ ہمارے کیمپس کی طالبات کے لئے ایک یادگار موقع تھا جسکے لئے ہم اپنی میڈم تہمینہ اور اسکول انتظامیہ کے بہت شکر گزار ہیں۔ جزاک اللہ!

لفظ پہیلی

د	خ	ن	پ	ے	غ	ا	م	ا	ت	ٹ	م	ا
ا	ر	و	ک	ح	ف	ر	و	ا	ر	ف	ن	س
غ	ل	ط	ی	ھ	ے	ج	د	ن	خ	ط	ی	ک
س	پ	ا	ہا	ی	ے	ج	ے	ٹ	ھ	ل	ج	و
د	ے	چ	ر	ا	غ	ل	ڑ	ف	ج	م	ا	ل
ب	ع	د	و	گ	ں	ک	ن	گ	ا	و	ں	ق
ن	ط	ر	ش	ح	ا	ت	غ	ا	ے	ی	ر	ف
گ	س	ر	ن	ڈ	خ	ک	پ	ت	ا	ن	ٹ	ھ
ک	ت	ا	ب	ے	ں	ے	ی	ل	و	ط	ع	ٹ
چ	ھ	و	ر	ڑ	گ	پ	ہا	ت	ھ	و	ڑ	ے

چراغ۔ گاؤں روشن۔ کپتان، پیغامات۔ اسکول۔ غلطی۔ بعد۔ نظر

تعلیمی سرگرمیاں عشرۂ اقبال

نومبر کے اس یادگار عشرے میں تعلیمی ادارے کی فضا علمی، فکری اور ادبی رنگوں سے بھر گئی۔ عشرۂ اقبال کے موقع پر منعقد کی جانے والی تعلیمی سرگرمیوں کا مقصد طلبہ کو علامہ محمد اقبالؒ کی فکر، پیغام اور فلسفے سے روشناس کرانا تھا، تاکہ وہ محض ایک شاعر نہیں بلکہ ایک مفکر اور رہنما کے طور پر سمجھے جا سکیں۔ اس عشرے کے دوران اردو اور انگریزی تقاریر کا اہتمام کیا گیا جن میں طلبہ نے فلسفۂ خودی، نوجوانوں کے کردار اور قومی شعور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقاریر میں اعتماد، فہم اور اظہار کی جھلک نمایاں نظر آئی۔ ٹیبلو کے ذریعے علامہ اقبالؒ کے خواب، شاہین کی علامت اور امتِ مسلمہ کی بیداری کو خاموش مگر مؤثر انداز میں پیش کیا گیا۔ یہ مناظر ناظرین کو سوچنے پر مجبور کرتے رہے اور اقبال کے پیغام کو بصری شکل دی گئی۔ نظم خوانی کی محفل میں علامہ اقبالؒ کے منتخب اشعار کی ترسیل اور مفہوم بیان کیا گیا، جس سے طلبہ کے ادبی ذوق اور فکری شعور میں اضافہ ہوا۔ عشرۂ اقبال کی سرگرمیوں میں ایک منفرد اضافہ مزاحیہ مشاعرہ تھا، جس میں طلبہ نے اپنی تخلیقی نظموں کے ذریعے روزمرہ سماجی مسائل کو طنز و مزاح کے انداز میں پیش کیا۔ اس مشاعرے نے ثابت کیا کہ ادب صرف سنجیدگی ہی نہیں بلکہ اصلاح کا خوشگوار ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔ مشاعرے میں پیش کی گئی نظم کا ایک شعر حاضرین کی خاص توجہ کا مرکز بنا۔

یہ سڑکیں ہیں یوں ٹوٹی پھوٹی ہوئی
ہوں جیسے کوئی ادھڑی ہوئی اوڑھنی

یہ شعر ہنسی کے پردے میں شہری مسائل کی عکاسی کرتا ہے اور سماجی شعور کو اجاگر کرتا ہے۔ مجموعی طور پر عشرۂ اقبال کی تعلیمی سرگرمیاں طلبہ کی فکری نشوونما، اعتماد اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوئیں اور علامہ اقبالؒ کے پیغام کو نئی نسل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

مباحثہ

محترم اساتذہ کرام اور میری عزیز ساتھیوں السلام علیکم

میرا نام رمیصا عمر ہے آج میں جس موضوع پر بات کرنے کھڑی ہوں وہ صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ ایمان عقیدہ اور سچائی کی بنیاد پر مبنی ایک اعلان ہے کہ "پاکستان سے باہر کچھ نہیں ہے"۔

صدر محترم! یہ جملہ سننے میں جذباتی لگتا ہے لیکن دراصل یہ تاریخ، منطق اور عقیدہ تینوں کا خلاصہ ہے لوگ کہتے ہیں باہر سب کچھ ہے۔ نظام، تعلیم، دولت، ترقی۔ مگر میں کہتی ہوں ہاں وہاں سب کچھ ہے مگر ایک چیز نہیں پاکستان نہیں، وہ روح نہیں، وہ محبت نہیں، وہ لا الہ الا اللہ والا یقین نہیں، پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ یہ کوئی سلوگن نہیں یہ ایک نظریاتی اعلان ہے یہ ملک کسی کی جاگیر، کسی سلطنت، کسی قوم پرستی کے لیے نہیں بنا بلکہ اس لیے بنا کہ مسلمان آزاد ہو کر اللہ تعالی کی زمین پر اللہ تعالی کا نظام نافذ کر سکیں۔ علامہ اقبال نے کہا ہے

یاد مجھے نقطہ ایماں، زماں لا الہ الا اللہ
شرک ہے فردوس اگر ہے رضائے غیر میں

یعنی اگر ہم غیر کے نظام میں سکون تلاش کریں تو وہ بھی شرک ہے کیوں کہ ایمان خودداری کا نام ہے اور یہی پاکستان کی روح

ہے۔خودداری، خودی اور آزادی۔لوگ کہتے ہیں پاکستان میں سیاست گندی ہے، حالات خراب ہیں یہاں کچھ نہیں بنے گا۔میں کہتی ہوں یہی سوچ سب سے بڑا زوال ہے۔ملک وہ نہیں بدلتے جن کے پاس طاقت ہوتی ہے بلکہ وہ بدلتے ہیں جن کے پاس جذبہ ہوتا ہے۔علامہ اقبال نے فرمایا

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

اگر قیادت کمزور ہے تو ہم مضبوط بنیں، اگر نظام بوسیدہ ہے تو ہم اسے درست کریں، اگر کوئی باہر جا کر ترقی کر سکتا ہے تو وہی ہنر، وہی دماغ، وہی عزم، اپنے وطن میں کیوں نہیں استعمال کر سکتے جن ملکوں کو آج ہم رشک سے دیکھتے ہیں وہ بھی کسی زمانے میں مشکلات میں تھے مگر ان لوگوں نے اپنے وطن کو چھوڑا نہیں سنوارا اور یہی وہ فرق ہے جو قومیں بناتی ہیں۔

صدر محترم

پاکستان کو غربت نے نہیں بلکہ احساس کمتری نے کمزور کیا ہے ہماری زمین سونا اگلتی ہے، ہمارے نوجوان ذہانت میں دنیا کے کسی ملک سے کم نہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں خوش حالی صرف باہر ہے اگر باہر جا کر ہم دوسروں کے ملکوں کے لیے فیکٹریاں کھڑی کر سکتے ہیں، ان کے لیے نوکریاں کر سکتے ہیں، ان کے کھیتوں میں کام کر سکتے ہیں تو کیوں نہ یہی جوش اپنی مٹی کے لیے لایا جائے۔

!صدر محترم

پاکستان سے باہر واقعی سب کچھ ہے لیکن پاکستان خود سب کچھ ہے یہ ایمان کی بنیاد پر بنا، یہ قربانیوں سے سینچا گیا یہ شہیدوں کے لہو سے رنگا ہوا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اگر ہم اپنی خودی پہچان لیں تو نہ سیاسی غلامی باقی رہے گی، نہ معاشی بحران، نہ فکری زوال، بس ایک نیا پاکستان جو ایمان سے چمکے گا۔آج میری آپ سب ہی سے گزارش ہے کہ پاکستان کو نہ چھوڑیے گا پلیز کسی اور ملک کی جانے کی کوشش مت کیجئے کیونکہ وہی ہوتا ہے اور وہی ہو گا ہمارے ملک کا نظام بگڑے گا معاش بکھرے گی اور پھر اپ سب یہی کہیں گے کاش پاکستان ایسا ہوتا کاش پاکستان ویسا ہوتا اپ کو اپنے ملک میں رہ کر اس کے لیے کام کرنا ہوگا لڑنا ہوگا اسے ویسا بنانا ہوگا جیسا ہم دیکھنا چاہتے ہیں

وجود ملت بیضا وطن سے ہے برپا
یہی ہے جس کے کنارے جہاں کو رونق ہے

لہذا میں آج پورے یقین سے کہتی ہوں پاکستان سے باہر کچھ نہیں کیونکہ باہر چمک ہے مگر یہاں چراغ ایمان ہے، باہر نظام ہے مگر یہاں نظریہ اسلام ہے باہر دولت ہے مگر یہاں عزت اور غیرت ایمانی ہے پاکستان ہمارا فخر ہے پاکستان ہمارا ایمان ہے

پاکستان زندہ باد

آخر میں میں اپنے ان ساتھیوں کے لیے جو سمجھتے ہیں کہ پاکستان سے باہر کچھ نہیں ایک نظم پیش کرنا چاہوں گی "جو بھی تھا کیا تھوڑا تھا"

اپنے دیس کو روتے بھی ہو چین سے پڑ کر سوتے بھی ہو
اپنے دیس کا غم کیسا ہنستے بھی ہو روتے بھی ہو
کسی نے کہا تھا آؤ یہاں آ کر تم بس جاؤ یہاں

A Rare Gem —Honesty

Honesty Is Rare
Be honest and be kind.
Honesty is rare in people today;
A thing so very hard to find,
It cannot be seen in a simple way.
People who are honest and true,
Are loved by Allah above;
But those who are cruel in all they do,
Will lose His mercy and His love.
Be like Prophet Muhammad,
Who was honest, kind, and wise;
He was never harsh to anyone.
And was a person who never told lies.
Honest people will surely gain a prize.
As they continue to do good deeds,
They stay patient and stay wise.
And help every person who is in need.

By- Syeda Amna Imran
VI-B

جب دیس تمہارا اپنا تھا وہ شہر تمہارا اپنا تھا وہ گلی تمہاری اپنی تھی وہ مکان پرانا اپنا تھا
اس دیس کو پھر کیوں چھوڑا تھا
کیوں اپنوں سے منہ موڑا تھا سب رشتوں کو
کیوں توڑا تھا
ارے جو بھی تھا کیا تھوڑا تھا
اور جب پردیسی مل کر بیٹھیں قصے پھر چھڑ جاتے ہیں
ان ٹوٹی سڑکوں کے قصے ان گندی گلیوں کے قصے
ان گلیوں میں پھرنے والے ان سارے بچوں کے قصے
اورنگی یا کورنگی کے قصے پانی کے نلکوں کے قصے
نلکوں پر ہونے والے ان سارے جھگڑوں کے قصے
چھوٹے قصے سچے قصے پیار بھرے اس دیس کے قصے
پیار بھرے اس دیس کو تم نے پھر اخر کیوں چھوڑا تھا
کیوں اپنوں سے منہ موڑا تھا سب رشتوں کو کیوں توڑا تھا
ارے جو بھی تھا کیا تھوڑا تھا
تم پھولے نہیں سماتے تھک جب ایمبیسی سے آئے تھے
ہر ایک کو ویزا دکھاتے تھے اور ساتھ یہ کہتے جاتے تھے
چند ہی دنوں کی بات ہے یاروں جب میں واپس اؤں گا
ساتھ اپنے ڈھیر سارے ڈالر اور پیسہ بھی لاؤں گا
تم نے کبھی سوچا ہو گا کیا کیا پر دیس میں ہو گا
اپنے دیس کے ہوتے سوتے بے وطنی کو روتے روتے
دیس کو تم پر دیس کہو گے اور پر دیس کو دیس کہو گے
دیس کو تم الزام بھی دو گے الٹے سیدھے نام بھی دو گے
ارے دیس کو تم الزام نہ دو الٹے سیدھے نام نہ دو
دیش نے تم کو چھوڑا تھا یا تم نے دیس کو چھوڑا تھا
کیوں اپنوں سے منہ موڑا تھا
سب رشتوں کو کیوں توڑا تھا
ارے جو بھی تھا کیا تھوڑا تھا

The Bicycle Dream

In the dusty lanes of her village, Marium often watched other girls riding their cycles. Her eyes would sparkle with joy, but her heart felt sad be- cause she didn't have enough money to buy one. Every evening, wearing her torn sandals, she stood quietly in the corner of the street, lost in her own dreams.

One day, Marium decided she would not just wait; she would build a cycle herself. She began visiting the local junkyard every afternoon. She collect- ed an old, heavy iron frame and many discarded parts that others had thrown away. She even found a small, rusty bell that made a faint clicking sound. The villagers laughed as she dragged the heavy metal home. "How can a young girl build a bicycle?" they mocked. But Marium's hands never stopped working, even when they were covered in grease and dust.

After a month of hard work and many sore fingers, the bicycle was finally ready. It wasn't shiny or brand new, but it was strong and sturdy. On a sunny Tuesday, she climbed onto the seat and began to pedal. That was the day she rode a bicycle for the very first time. As she cruised down the dusty lane, the bell ringing proudly, the entire village watched in shock and silence. Marium realized then that the loudest noise is made by the bell you built yourself, not the one you were given.

By- Kinza Rafiq Khan
VI-C

MY YUMMY RECIPE
Vanilla cup cake

Ingredients

120g butter, softened
120g caster sugar
1 egg
1 tsp vanilla extract
120g self-raising flour
(For the buttercream icing)
140g butter, softened
275g icing sugar
1-2 tbsp milk
A few drops of food colouring (optional)

Method

Heat oven to 180C and line a 12 hole muffin tin with paper cases.
Cream the butter and sugar together in a bowl until pale. Beat the eggs in a separate bowl and mix into the butter mixture along with the vanilla extract.
Fold in the flour, adding a little milk until the mixture is of a dropping consistency. Spoon the mixture into the paper cases until they are three quarters full.
Bake in the oven for 10-15 minutes, or until golden-brown on top and a skewer inserted into one of the cakes comes out clean. Set aside to cool for 5-10 minutes. Then place on a wire rack.
For the buttercream icing, beat the butter until soft. Add half the icing sugar and beat until smooth.
Add the remaining icing sugar with 1 tbsp milk, adding more milk if necessary, until the mixture is smooth and creamy. Add food colouring (optional) and mix well.
Spoon the buttercream into a piping bag and add a nozzle of your choice. Pipe in a swirl motion and then enjoy!

تصویری جھلک

UPSS
USMAN PUBLIC SCHOOL C-6
STEAM FEST
SCIENCE, TECHNOLOGY, ENGINEERING,
ARTS AND MATHEMATICS
22-24 OCTOBER 2025

HYDRAULICS

EFFLUENT TREATMENT
COAGULATION
SEDIMENT-ATION
FILTERATION
ABSORPTION
ADVANTAGES:
DISADVANTAGES:
APPLICATIONS:
ENVIRONMENTAL IMPACT

HYDRAULIC ROCKET
DIAGRAM

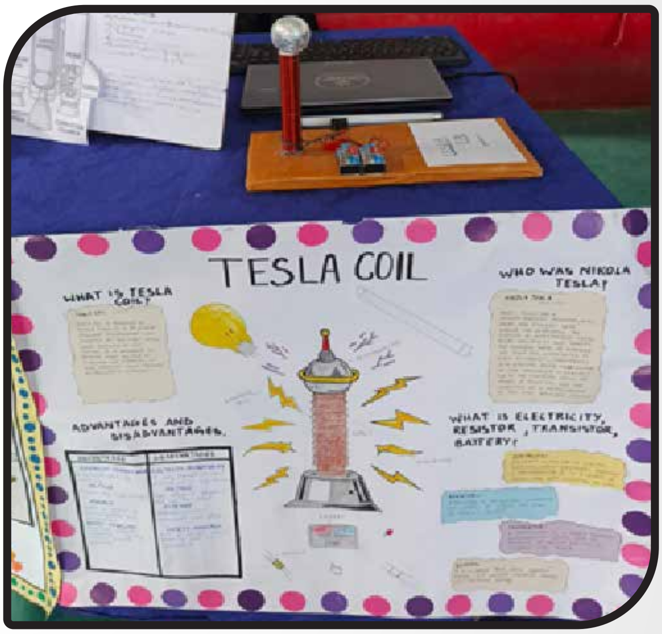
TESLA COIL
WHAT IS TESLA COIL?
WHO WAS NIKOLA TESLA?
ADVANTAGES AND DISADVANTAGES
WHAT IS ELECTRICITY, RESISTOR, TRANSISTOR, BATTERY?

Volume
Square Root

INVISIBLE WORDS

Dua for Mercy and Don't leave
اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو
O Allah, I hope for Your mercy.

THE DREAM
JANAH

ART WORK

سورہ الشمس

FATIMA HOUSE
اخلاق

2025-26

خامۂ عثمان

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

کیمپس 6